

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلائز یونین

وائس آف لیڈی ہیلتھ ورکرز

Voice of Lady Health Workers



مئی۔ جولائی 2018ء

شمارہ۔ 01

اداریہ

لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی بنیاد 1994 میں اس وقت کی وزیراعظم محترمہ نے نظیر بھٹو نے رکھی۔ پاکستان میں اس وقت تقریباً 125000 سے زیادہ لیڈی ہیلتھ ورکرز مختلف اضلاع بشمول شہروں اور دور دراز دیہاتی علاقوں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ پروگرام کا بنیادی مقصد، ماں اور بچے کی صحت، خاندانی منصوبہ بندی اور وبائی امراض ٹی، بی، ملیریا، ہیپاٹائٹس، پولیو اور دیگر امراض سے بچاؤ کے لئے کیونڈیشن میں آگے پیدا کرنا اور مرض میں مبتلا ہونے کی صورت میں قرہی بنیادی ہیلتھ ہاؤس مرکز یا ہسپتال پہنچانا ہے۔

آغاز میں پروگرام کے تمام ملازمین وفاقی حکومت کے تحت اپنی انتہائی قلیل تنخواہ پر خدمات انجام دے رہے تھے اور انکی تنخواہوں کی ادائیگی بھی کئی کئی ماہ بعد ہوتی تھی۔ جبکہ تمام ملازمین غیر مستقل ملازمین کے طور پر کام کر رہے تھے۔ 2009 میں ملک بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنی ملازمتوں کی مستقلی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ اس ضمن میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے ملک کے تمام شہروں میں احتجاج شروع کیا۔ احتجاجی ریلیاں نکالی، دھرنے دیئے۔ قانونی حق کے حصول کے لئے دیئے گئے احتجاج کو روکنے کے لئے پولیس نے لالچی چارج کیا، آنسو گیس کی شیلنگ کی یہاں تک کے انھیں تنہا نوں میں بند بھی کیا گیا مگر انھوں نے ہمت اور استقامت سے اپنا احتجاج جاری رکھا اور اس میں شدت پیدا کی۔ ساتھ ساتھ قانونی جنگ لڑنے کے لئے سپریم کورٹ میں پٹیشن بھی دائر کی۔ 2012 میں ایک بڑا احتجاج سپریم کورٹ کے سامنے کیا گیا جس میں ملک بھر سے کئی ہزار لیڈی ہیلتھ ورکرز نے شرکت کی جس کے نتیجے میں اس وقت کے چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار محمد چوہدری نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا از خود نوٹس لیا اور حکومت پاکستان کو ملک بھر کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز اور پروگرام کے دیگر اسٹاف کی ملازمتوں کو مستقل کرنے اور تنخواہوں کی ادائیگی کا حکم دیا۔ یقیناً یہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کی اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد کی بڑی کامیابی ہے۔

2010ء میں 18 ویں آئینی ترمیم کی منظوری کے بعد صحت، تعلیم، بلدیات و دیگر محکموں کے انتظامی اور مالی اختیارات صوبوں کو منتقل کر دیئے گئے تو پھر لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بنیادی قانونی حقوق کے حصول کے لئے صوبائی سطح پر جدوجہد کا آغاز کرنا پڑا اس ضمن میں صوبہ سندھ کی بنیاد پر آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلائز یونین (ASLHWAEU) کا قیام عمل میں لایا گیا اور سپریم کورٹ کے حکم پر عملدرآمد کے لئے صوبائی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے مختلف اضلاع میں احتجاجی تحریک کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹیوں، پارلیمنٹ کے ممبران اور محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ مذاکرات کا عمل بھی شروع کیا گیا، ان تمام سرگرمیوں میں پبلک سروسز انٹرنیشنل (PSI) اور ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن (WERO) کی مدد بھی شامل رہی۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں جون 2017ء میں سندھ کی صوبائی حکومت نے لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے 24000 سے زیادہ ملازمین کے لئے پہلی بار رقم مختص کی۔

یقیناً یہ صوبائی حکومت کا بڑا اقدام تھا جس سے صوبہ بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز اور دیگر ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن تا حال ID کھولنے کا عمل انتہائی سست رفتاری سے جاری ہے اور لیڈی ہیلتھ ورکرز دیگر سرکاری ملازمین کو ملنے والی سہولیات سے محروم ہیں اور انہیں ابھی بھی تنخواہوں کے حصول میں تاخیر کا سامنا ہے۔

جولائی 2018ء میں قومی اور صوبائی انکیشن کا انعقاد ہو چکا ہے اور حکومت سازی کا عمل جاری ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آنے والی حکومت اپنے وعدے کے مطابق لیڈی ہیلتھ ورکرز کے جائز قانونی مسائل کے حل کے لئے فوری اقدامات کرے گی۔

ایڈیٹوریل بورڈ

ایڈیٹر

بال ظفر سوگئی

مجلس مشاورت

حلیمہ ذوالقرنین

شع گوانی

ناصرہ پروین

میر ذولفقار علی

ترتیب و تدوین

شازیہ خان

فہرست مضامین

1۔ ادارہ

2۔ چارٹر آف ڈیمانڈ

3۔ یونین کا تعارف

4۔ کیسٹیشن کا تعارف

5۔ یونین کی سرگرمیاں

6۔ نوڈل ماک کی پبلک سیکر یونینز

کے نمائندوں کا دورہ پاکستان

7۔ اضلاع کی خبریں

چارٹر آف ڈیمانڈ

7. سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو قانون کے مطابق واجبات کی ادائیگی کی جائے۔
8. پولیو کے دوران شہید یا ڈنچی ہونے والے کارکنان کو پنشن کی ادائیگی کی جائے۔
9. لیڈی ہیلتھ ورکرز، سپروائزر اور ڈرائیورز کو پولیو مہم کے دوران عمل سیکورٹی فراہم کی جائے۔
10. کام کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکر سے جنسی ہراسگی کے واقعات کی روک تھام کی جائے۔
11. سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کیمل زمین سے پروگرام کی پالیسی میں واضح کی گئی ذمہ داریوں کے مطابق کام لیا جائے، ٹیکنیکل ٹریننگ دی جائے اور تمام لیڈی ہیلتھ ورکر اور سپروائزر کو آن لائن رپورٹنگ کے لئے لیپ ٹاپ فراہم کیا جائے اور انٹرنیٹ کابل دیا جائے۔
12. بائیومیٹرک کا عمل فوری طور پر مکمل کیا جائے۔
13. حکومت سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ہیلتھ ہاؤس بنا کر دے۔

1. سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام ملازمین کی آئی ڈیز جلد از جلد کھولی جائیں اور اسکیل وائز ماہانہ بنڈا پریشری کے ذریعہ تنخواہوں کی ادائیگی کی جائے۔
2. سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام اسٹاف کے واجبات یکمشت فی الفور ادا کئے جائیں۔
3. سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام اسٹاف کو تعلیمی قابلیت کے مطابق اسکیل اور تنخواہوں کی ادائیگی کی جائے۔
4. لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو 2011 سے 2017 تک کافیل اور ویکل مینٹیننس کی ادائیگی کی جائے اور پنجاب کی طرح لیڈی ہیلتھ سپروائزر سپروائزر لائسنس دیا جائے۔
5. تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز اور سپروائزر کو ڈبھی کی چھٹیاں اور میڈیکل کی سہولیات قانون کے مطابق دی جائیں۔
6. سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے اسٹاف کو قانون کے مطابق پنشن اور گریجویٹ دی جائے۔



بنانے پر محکمہ صحت کے اکاؤنٹ سپروائزر سکندر مین کو خراج تحسین پیش کیا اور اس ضمن میں ان کی کاوشوں کو سراہا۔ یونین کی عہدیداران کا کہنا تھا کہ سکندر مین کی انتھک محنت کی بدولت صوبہ سندھ میں سب سے پہلے سجاوٹ اور صفائی کے ملازمین کی آئی ڈی کا کام مکمل ہوا جبکہ دوسرے اضلاع میں بھی آئی ڈی سے متعلق کام تیزی سے جاری ہے۔

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز ایسوسی ایشن ایمپلائز یونین کا اظہار تشکر

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز ایسوسی ایشن ایمپلائز یونین کی مرکزی صدر حلیمہ لغاری ذوالقرنین اور جنرل سیکریٹری شمع گلانی نے یونین کی جانب سے جاری بیان میں ڈسٹرکٹ ٹیچنگ کے ملازمین کی آئی ڈی کھلنے اور تنخواہوں کے حصول کو ممکن

یونین کا تعارف

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین

مشاورت کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں ورکروں کے بعض مطالبات منظور کئے گئے لیکن صرف مشاورتی اجلاسوں پر جدوجہد کا سلسلہ تھا نہیں بلکہ جائز مطالبات کی منظوری کے لئے جب مشاورتی اجلاس سو مندنا بت نہیں ہوئے تو پھر ان کے حل کے لئے سندھ بھر میں دھرنے، مظاہرے و پریس کانفرنس کی گئی جس میں سندھ بھر سے ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے شرکت کی جس کی بدولت آج سندھ بھر میں تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز پر وگرام کے ملازمین مستقل ہو چکے ہیں اور اب ان تمام ملازمین کی بائیومیٹرک تصدیق کا عمل جاری ہے، یونین کو کامیابی ممبران کی حمایت کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین ہمیشہ اپنے ممبران کی حمایت اور جدوجہد کو سراہتی ہے اور ممبران کو تنظیم کا اٹا پتھر اردیتی ہے۔

18 ویں ترمیم کی منظوری کے بعد جب صحت، تعلیم و دیگر انتظامی شعبوں کے اختیارات، صوبوں کو منتقل کر دیئے گئے اس کے بعد سب سے اہم مسئلہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو صوبائی سطح پر یکجا کرنا تھا کیونکہ اب ان تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز پر وگرام کے ملازمین کو صوبائی حکومت کے ماتحت کام کرنا تھا اس ضمن میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا بنیادی مقصد سندھ میں کام کرنے والی لیڈی ورکرز و دیگر ملازمین کو بروقت تنخواہوں کے حصول اور کام کے دوران حائل مسائل کے خاتمے و دیگر تمام جائز و قانونی حقوق کے لئے آواز بلند کرنا تھا، اس ضمن میں یونین کی جنرل سیکریٹری شمع گلانی، صدر حلیمہ ذوالقرنین نے پہلے مرحلے میں تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو یکجا کرنے کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ورکروں کے جائز مطالبات کے حل سے متعلق وزارت صحت کے حکام اور اعلیٰ سیاسی و سماجی رہنماؤں سے

آئین پاکستان کا آرٹیکل 17 انجمن سازی کی آزادی

پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیت، امن عامہ یا اخلاق کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو انجمنیں یا یونینیں بنانے کا حق حاصل ہوگا۔

تحقیقی رپورٹ:

ورکرز اینڈ کمپنیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن نے پبلک سروس انٹرنیشنل کے تعاون سے "لیڈی ہیلتھ ورکرز اور ان کے خاندان پر تنخواہوں میں تاخیر کی وجہ سے رونما ہونے والے اثرات" اور "لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ساتھ جنسی جرائم" کے موضوعات پر تحقیقی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس کا شمار اگلے شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔

مرکزی عہدیداران

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین

نام	عہدہ
1۔ حلیمہ لغاری ذوالقرنین	صدر
2۔ ناصرہ پروین	نائب صدر
3۔ شمع گلانی	جنرل سیکریٹری
4۔ خورشید کھوڑو	جوائنٹ سیکریٹری
5۔ خالدہ	انفارمیشن سیکریٹری
6۔ سول	فنانس سیکریٹری
7۔ حسینہ	آفس سیکریٹری
8۔ خدیجہ	ممبر مینجنگ کمیٹی
9۔ زرینہ	ممبر مینجنگ کمیٹی
10۔ فاطمہ	ممبر مینجنگ کمیٹی

کمپین کا تعارف

لیڈی ہیلتھ ورکرز کے اہم مسائل پر تحقیق کرنا اور میڈیا، ٹریڈ یونین اور پالیسی ساز اداروں کو تمام تر معاملات سے آگاہ رکھنا، بتایا جات کی مد میں حکومت پر واجب الادا رقم کے حصول کو ممکن بنانے کے لئے جدوجہد کا آغاز کرنا شامل ہے۔ تاکہ یہ تمام ملازمین بھی دیگر سرکاری ملازمین کی طرح گز رہس کر سکیں۔

”چوری شدہ تنخواہ کے خلاف“ مہم سے مراد وہ تنخواہ جو کئی ماہ سے بتایا جات کی مد میں حکومت سندھ کے اوپر واجب الادا تھی اس کمپین کے ضمن میں لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین اور ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے وفد نے وزارت صحت، وزارت خزانہ کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ساتھ سیاسی رہنماؤں سے بھی مذاکرات کیے اور اس کے علاوہ حکومت کے سامنے اپنے مطالبات رکھنے کے لئے سندھ کے مختلف اضلاع میں پریس کانفرنس اور دھرنے بھی دیئے اس تمام تر جدوجہد کے نتیجے میں حکومت سندھ نے لیڈی ہیلتھ ورکرز پر وگرام کے ملازمین کی بروقت تنخواہوں و دیگر مراعات کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کے لئے آغاز کیا۔ یہ ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن اور لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس کمپین کے اہداف کو کامیابی سے حاصل کیا گیا اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی IDs کھلنے کا عمل جاری ہے۔

حکومت سندھ کی جانب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز پر وگرام کی تمام ملازمین کو مستقل کئے جانے کے باوجود لیڈی ہیلتھ ورکرز تنخواہوں کے حصول میں تاخیر کا سامنا کر رہی ہیں جس کا دورانیہ تین سے چار ماہ اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتا تھا۔ اکثر گھرانوں میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہ خاندان کی آمدنی میں بڑا حصہ ہے۔ جس کے سبب گھر کا خرچ ان کی آمدنی پر انحصار کرتا ہے، تنخواہوں میں تاخیر کے سبب نہ صرف لیڈی ہیلتھ ورکرز پر وگرام کی ملازمین بلکہ ان کا پورا خاندان متاثر ہوتا تھا اور ملازمین شدید ذہنی دباؤ کا شکار رہتی تھیں۔

اس تمام صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین نے یکم مئی 2016 کو حیدرآباد پریس کلب میں یکم مئی کی مناسبت سے ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن اور پبلک سروسز انٹرنیشنل کے اشتراک سے منعقدہ پروگرام میں "Campaign against stolen wages" (چوری شدہ تنخواہوں کے خلاف مہم) کے نام سے مہم کے آغاز کرنے کا اعلان کیا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بروقت تنخواہوں کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ صحت کے افسران بالا اور اراکان اسمبلی اور سیاسی پارٹیوں سے لا بنگ کرنا، لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کو ڈسٹرکٹ کی سطح پر مضبوط مستحکم کرنے میں مدد دینا، اعلیٰ تربیت کرنا،



یونین کی سرگرمیاں

لابی میٹنگز

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایملازز یونین مسائل کو افہام و تفہیم سے حل کرنے پر یقین رکھتی ہے چنانچہ یونین نے ممبران کے جائز مطالبات کے حل کے لئے سب سے پہلے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا۔ اس ضمن میں یونین نے سفارشات کی روشنی میں بنیادی مسائل پر مشتمل ایک چارٹر آف ڈیمانڈ بنایا اور وزرت صحت کے اعلیٰ حکام صوبائی وزیر صحت سکندر میندرو، چیف سیکریٹری سندھ رضوان میمن، سیکریٹری صحت فضل اللہ چچو، ایڈیشنل سیکریٹری ہیلتھ ڈاکٹر سکندر میمن اور مختلف



اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسران سے ملاقاتیں کی گئیں اور انہیں چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں، وزراء اور پارٹیمینٹریز سے ملاقاتیں کی گئیں اور انہیں بھی چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا گیا اور اپنے مسائل سے آگاہ کیا گیا اور مسائل کے حل کے لئے انکی تائید اور مدد حاصل کی گئی، میٹنگز کا فی مفید ثابت ہوئیں۔ حکام بالانے پروگرام کے ملازمین کے مسائل کے حل کی یقین دہانی کروائی، جسکے اثرات آئندہ آنے والے دنوں میں دیکھنے کو ملے، ریگولائزیشن کا عمل مکمل ہوا اور تنخواہوں کی ادائیگی میں بھی بہتری آئی اور IDs کھولنے کے عمل میں بھی تیزی آئی۔

ڈسٹرکٹ میٹنگ

یونین سمجھتی ہے کہ ایک مضبوط اور جمہوری یونین ہی مسائل کے حل میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہے جو کہ ممبران کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یونین کا اصل کام ممبران کے مسائل کی نشاندہی اور حل کرنا ہوتا ہے، یونین فرد واحد کے بجائے ممبران کے اجتماعی مسائل کے حل پر زور دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ یونین وقتاً فوقتاً ڈسٹرکٹ میٹنگ کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ ان تمام نشستوں کا انعقاد سندھ کے مختلف شہروں میں کیا جاتا ہے کیونکہ یونین کا کام صوبہ سندھ کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کی نمائندگی کرنا ہے۔ اس ضمن میں حالیہ دنوں میں یونین نے مکھڑ، کراچی، حیدرآباد، ٹھٹھہ، میرپور خاص، بدین، عمرکوٹ، مٹھی، ٹنڈوالہیار، ساٹھڑ، ٹنڈو محمد خان، سجاول و دیگر شہروں میں ڈسٹرکٹ میٹنگ کا انعقاد کیا جس کا بنیادی مقصد ان شہروں میں موجود لیڈی ہیلتھ ورکرز کے مسائل سننا اور ان افراد کو باقاعدہ طور پر یونین میں شامل کر کے مدد کرنا ہے۔



میں یونین کا باقاعدہ یونٹ تشکیل دینا ہوتا ہے۔ تاکہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کی جگہ کر یونین کے زیر سایہ اپنے مسائل کے بروقت حل کے لئے جدوجہد کر سکیں اور خاص طور پر روزمرہ کے مسائل ضلعی سطح پر حل کئے جاسکیں۔

مٹی ڈے پروگرام

ہر سال کی طرح اس سال بھی آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایملازز یونین کی جانب سے شکا کو کے شہداء کی تاریخی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے 30 اپریل 2013 کو حیدرآباد پریس کلب میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایملازز یونین کے عہدیداران و ممبران سمیت سندھ کے تمام اضلاع سے لیڈی ہیلتھ ورکرز نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جبکہ جلسہ کا اہتمام ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن اور پبلک سروسز اینڈ نیشنل کے تعاون سے کیا گیا۔

میر ذوالفقار علی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر سال دنیا بھر کے محنت کش کیم مئی کا دن شکا کو کے مزدور شہداء کی بے مثال قربانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تجدید عہد کرتے ہیں کہ اس قربانی کو مشعل راہ بناتے ہوئے منظم جدوجہد کے ذریعے اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ملکی سطح پر اس وقت مزدور حقوق کی صورت حال ناگفتہ بہ ہے۔ مجموعی طور پر ٹریڈ یونین میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد حکومت سندھ کی ذمہ داری ہے کہ وہ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ورکرز کو دیگر سرکاری ملازمین کی طرح مراعات فراہم کرے۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کی یونین خواتین کی ایک بڑی تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہے امید ہے کہ وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد میں جلد کامیابی حاصل کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو انکے جائز حقوق کے حصول کی جدوجہد میں ہم انکے ساتھ ہیں۔

تقریب کے مہمان خصوصی مزدور رہنما سندھ لیبر فیڈریشن کے جنرل سیکریٹری شفیق غوری کا شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہنا تھا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز اس ملک کا سرمایہ ہیں، ان کی خدمات کی بدولت پاکستان میں صحت کے شعبہ میں بہتری رونما ہو رہی ہے، تمام صوبائی حکومتیں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو نہ صرف سرکاری ملازم کا درجہ دیں بلکہ ان کو دیگر سرکاری ملازمین کی طرح تمام مراعات بھی دی جائیں تاکہ یہ



تمام خواتین اپنا کام خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں۔

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلائز یونین کی صدر حلیمہ ذوالقرنین نے اپنے خطاب میں کیم سٹی کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ بغیر جدوجہد کے ورکرز اپنے حقوق حاصل نہیں کر سکتے، انہوں نے تمام ورکرز کو اتحاد اور یکجہتی کی تلقین کرتے ہوئے حکومت سندھ سے تمام ملازمین کی جلد از جلد آئی ڈیز کھولنے، تمام کارکنان کی تنخواہوں کی ادائیگی کو ماہانہ بنیاد پر یقینی بنانے اور دیگر سرکاری ملازمین کو حاصل ہونے والی مراعات کو لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے ملازمین کو دینے کا مطالبہ کیا۔ یونین کی جنرل سیکریٹری شیخ گلانی نے شکر اے سے خطاب کرتے کہا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کا آغاز محترمہ نے نظیر بھٹو کے دور میں ہوا لیکن پروگرام کا تمام اسٹاف سرکاری ورکرز کو حاصل تمام سہولتوں سے محروم ہے۔ پاکستان بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز کے اتحاد اور جدوجہد کی وجہ سے چیف جسٹس سپریم کورٹ کے حکم پر ہمیں 2012 میں مستقل کیا گیا۔ مستقل ہونے کے باوجود ہمیں تنخواہیں بروقت ادا نہیں کی جاتی اور نہ ہی فیوئل اور دیگر الاؤنس ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہے۔ تقریب میں لیبر یونین، سول سوسائٹی اور دیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

کنونشن

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلائز یونین کی جانب سے ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن اور پبلک سروس انٹرنیشنل کے تعاون سے سالانہ کنونشن کا انعقاد حیدرآباد پریس کلب ہال میں کیا گیا۔ تقریب کے انعقاد کا مقصد یونین کی سالانہ کارکردگی کا جائزہ لینا، کامیابیوں اور ناکامیوں کا احاطہ کرنا اور تنظیم کو مستحکم کرنے کے اقدامات کے لئے حکمت عملی طے کرنا تھا۔

تقریب میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلائز یونین کی مرکزی صدر حلیمہ ذوالقرنین، مرکزی جنرل سیکریٹری شیخ گلانی، ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر میر ذوالفقار علی اور دیگر نے تقریب سے خطاب کیا جبکہ معروف مزدور رہنما شفیق غوری نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ یونین کی جنرل سیکریٹری شیخ گلانی نے تقریب کے آغاز میں سامعین کو یونین کی سالانہ کارکردگی کے حوالے سے جامع رپورٹ پیش کی۔ ان کا کہنا تھا یونین کی جدوجہد کے نتیجے میں جون 2017 کی بجٹ تقریر میں وزیر اعلیٰ سندھ جناب مراد علی شاہ نے سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی SNE منظور کر کے بجٹ بک میں شامل کرنے کا اعلان کیا جس کا ہم نے کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس کے

ذریعہ شکر یہ ادا کیا اور دیگر جائز مطالبات فوراً حل کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ بجٹ بک میں شمولیت کے بعد سب سے اہم مسئلہ بائیومیٹرک کے مرحلہ کارہ وقت عمل ہونا تھا، کیونکہ تمام سرکاری ملازمین کے لئے بائیومیٹرک ویریفیکیشن ہونا لازمی ہے اسکے بغیر کوئی بھی سرکاری ملازم تنخواہ اور دیگر سرکاری مراعات حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں یونین کے وفد نے صوبائی وزیر صحت سکندر میندرو، چیف سیکریٹری، سیکریٹری ہیلتھ و دیگر سرکاری افسران سے کئی ملاقاتیں کیں تاکہ حکومت پر بائیومیٹرک کے عمل کو جلد از جلد مکمل کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جاسکے۔ شیخ گلانی کا یہ بھی کہنا تھا کہ حکومت کی جانب سے خاطر خواہ جواب نہ ملنے کی صورت میں یونین نے کراچی و حیدرآباد میں پریس کانفرنس، پریس کلب کے سامنے مظاہرے اور گدو چوک حیدرآباد پر یونین کی کارکنان لیڈی ہیلتھ ورکرز و سپروائزرز کے ساتھ دھرنا بھی دیا اور اس تمام جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے مسائل حل کرنے پر آمادہ ہوئی اور بائیومیٹرک ویریفیکیشن کا سلسلہ تیز کیا گیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یونین کو مضبوط اور مستحکم کرنے کیلئے مختلف ڈسٹرکٹ کا دورہ کیا گیا جہاں ممبر سازی کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ کی سطح پر ضلعی عہدیداروں کا اعلان بھی کیا گیا تاکہ روزمرہ کے درپیش مسائل کو حل کیا جاسکے۔ اسکے علاوہ شہریوں کو لیڈی ہیلتھ ورکرز کے مسائل سے آگاہ کرنے کیلئے ریڈیو پروگرام کا انعقاد بھی کیا گیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یونین کی مرکزی صدر حلیمہ ذوالقرنین کا کہنا تھا کہ بائیومیٹرک کا عمل مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ٹریڈیو کے ذریعہ تنخواہوں کی ادائیگی نہ ہو سکی جس کی وجہ سے لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے ملازمین مسائل کا شکار ہیں۔ گزشتہ پانچ ماہ کی تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ایک لیڈی ہیلتھ ورکر نے اپنے مالی مسائل سے تنگ آ کر خودکشی کی کوشش بھی کی۔ حلیمہ ذوالقرنین کا مزید کہنا تھا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں ہمارے تمام جائز مطالبات بشمول بائیومیٹرک کے عمل کی جلد از جلد مکمل کر کے ٹریڈیو کے ذریعہ تنخواہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ کانغدی کا رووائی مکمل کر کے ملازمین کی آئی ڈیز کھولی جائے، رنگ اسکیل دیئے جائیں، جلد از جلد بقایا جات ادا کئے جائیں، ریٹائرڈ ملازمین کو فی الفور معاوضہ ادا کیا جائے، پولیو کے دوران ٹیکو ریفرم فرمائیں، پولیو ہم کی جائے، پولیو ہم کے دوران پولیو ورکرز کی تعیناتی ان کے اپنے علاقوں میں کی جائے، خاتون لیڈی ہیلتھ ورکر کے ساتھ خاتون کو ہی معاونت کے لئے بھیجا جائے اور سپروائزرز کو سپروائزرز ایسوسی ایشن دیا جائے۔ انہوں نے ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن اور پبلک سروس انٹرنیشنل کی جانب سے مکمل تعاون فراہم کرنے پر شکر بیا ادا کیا اور ممبران سے تنظیمی نظم و ضبط اور اتحاد برقرار رکھنے پر ڈور دیا۔

میر ذوالفقار علی ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا کہنا تھا کہ یونین کو مضبوط اور مستحکم کرنے کیلئے تکنیکی معاونت جاری رہے گی اور انہوں نے مزید کہا کہ آپ کی جدوجہد اور اتحاد ہی آپ کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ مزدور رہنما شفیق غوری نے اپنے خطاب کے دوران یونین کی جدوجہد کو سراہتے ہوئے کہا کہ یونین کی جدوجہد قابل قدر ہے جس کے نتیجے میں انہیں سپریم کورٹ نے مستقل کیا تھا، انہوں نے مزید اس امیدا کا اظہار کیا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنی تنظیم کو مزید مستحکم کرنے کیلئے اپنے درمیان اتحاد و اتفاق برقرار رکھیں گی اور حکومت سندھ آئین کی پاسداری کرتے ہوئے مزدوروں کو لیبر قوانین کے مطابق حقوق دے۔ آخر میں یونین کی جانب سے مطالبات کے حق میں قرارداد پیش کی گئی اور ضلع میرپور خاص کی عہدیداران کی حلف برداری بھی کی گئی۔

نورڈک ممالک کی پبلک سیکٹرز یونینز کے نمائندوں کا دورہ پاکستان

لئے سومو اوپیکشن لینے اور حکومت کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو مستقل کرنے اٹھارویں ترمیم کے بعد لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے متعلق تفصیلی جائزہ پیش کیا۔

مزید برآں میر ذوالفقار علی نے حقوق کے حصول کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکر یونین کی جانب سے کی جانے والی جدوجہد اور مستقبل کے مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ اور پبلک سروس انٹرنیشنل کی کاوشوں کے بارے میں بھی وفد کو تفصیلی آگاہ کیا اور مستقبل کے چیلنجز پر بھی روشنی ڈالی۔

نشست میں ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کی ایگزیکٹو کمیٹی بشمول تمام ممبران اور اس کے علاوہ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کے عہدیداروں اور ڈیڈ یونین رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

دوسری نشست۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی قیادت کے ساتھ میٹنگ:

اس نشست کا بنیادی مقصد نورڈک ممالک سے آئے ہوئے وفد اور لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کے عہدیداروں کے درمیان بات چیت اور لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کو درپیش مسائل سے ہم آہنگ ہونا تھا۔

یونین کی صدر حلیمہ ذوالقرنین اور جنرل سیکریٹری شمع گلانی نے وفد کو لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے بارے میں تفصیلی آگاہ کیا۔ یونین کی جنرل سیکریٹری نے اٹھارویں ترمیم سے پہلے اور بعد یونین کو درپیش مسائل اور ان تمام مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے یونین کی جدوجہد اور جدوجہد کے ذریعے حاصل ہونے والی کامیابیوں کے بارے میں بھی وفد کو تفصیلی آگاہ کیا۔

مزید برآں یونین کی جنرل سیکریٹری کی جانب سے ملٹی میڈیا کی مدد سے یونین کے احتجاج، دھرنوں، پریس کانفرنس، سرکاری اور سیاسی اہلکاروں سے مسائل کے حل کے سلسلے میں ہونے والی ملاقاتوں کی تصاویر اور احتجاج کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز پر پولیس کے تشدد کی تصاویر اور ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

نورڈک ممالک کے وفد نے یونین کی جدوجہد اور کاوشوں کو نہ صرف سراہا بلکہ وفد میں شامل ارکان نے یونین کے عہدیداران سے ان کی جدوجہد، تعلیم اور اپائنٹمنٹ کے معیار سے متعلق کئی سوالات کئے۔ اس گفتگو میں یونین کی دیگر عہدیداران نے بھی حصہ لیا اور وفد کو اپنے ڈسٹرکٹ کے مسائل اور یونین کے تنظیمی کاموں سے بھی آگاہ کیا۔

نشست کے اختتام میں لیڈی ہیلتھ ورکر یونین کی صدر اور جنرل سیکریٹری نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کے بنیادی حقوق کی جدوجہد کے حصول کے لئے مدد جاری رکھنے پر ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن، پبلک سروس انٹرنیشنل اور آئے

نورڈک ممالک کی میونسپل ورکر یونین سے تعلق رکھنے والے پانچ رکنے وفد نے گزشتہ ماہ کراچی کا دورہ کیا۔ دورہ کا اہم مقصد پاکستان میں ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن اور پبلک سروس انٹرنیشنل کے لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنظیم کو مستحکم اور ان کی صلاحیت کو مزید بہتر بنانے سے متعلق پراجیکٹ کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔ مستقبل کی سرگرمیوں پر غور اور ڈیڈ یونین کے نمائندوں کے ساتھ پاکستان اور نورڈک ممالک میں مزدوروں کے حقوق کی صورتحال سے متعلق معلومات کا تبادلہ کرنا تھا۔ یہ دورہ تین دن تک جاری رہا جس میں 137 سے زائد شرکاء نے شرکت کی۔ یہ وفد پانچ ممبران پر مشتمل تھا جن میں صدر نورڈک یونین آف میونسپل اینڈ جنرل ایمپلائز ماروے، ڈینس ڈائریٹریل کرستینسن (صدر ایف او اے۔ ٹریڈ اینڈ لیبر)، نا نجا صوفیہ ریپیکسن (انٹرنیشنل سیکریٹری سویڈش میونسپل ورکرز یونین سویڈن)، کم اوسٹ جیکلسن (انٹرنیشنل سیکریٹری ایف او اے۔ ٹریڈ اینڈ لیبر ڈنمارک)، چارلن (جنرل سیکریٹری نورڈک میونسپل ورکرز یونین ماروے)۔

اس تین روزہ دورہ کے دوران چارٹیشننگ، ایک فیلڈوزٹ اور لیڈی ہیلتھ ورکر کے ساتھ پورے دن کی فالو اپ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

پہلی نشست۔ وفد کو پاکستان کے حوالے سے پراجیکٹ کی کارکردگی، مسائل اور چیلنجز سے متعلق بریفنگ۔

اس نشست کا انعقاد کراچی کے مقامی ہوٹل میں کیا گیا جہاں ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر میر ذوالفقار علی نے بیرون ملک سے آئے ہوئے وفد کو PSI کے تعاون سے جاری "لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کو مستحکم اور ان کی صلاحیت کو بہتر بنانے" سے متعلق پراجیکٹ کے بارے میں تفصیلی جائزہ رپورٹ پیش کی، جس میں انہوں نے وفد کو 2012 میں ملک بھر میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کے احتجاج کے نتیجے میں سپریم کورٹ کے اس وقت کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی جانب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز انٹرنیشنل پروگرام کے ملازمین کو درپیش مسائل کی دادرسی کے



ہوئے وند کا شکر یہ ادا کیا۔

تیسری نشست۔ کراچی کی میونسپل ٹریڈ یونین کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ:

کراچی کے بلدیاتی اداروں کی یونین کے نمائندوں کے ساتھ نشست کا انعقاد کیا گیا جس کا بنیادی مقصد کراچی اور نورڈک ممالک میں بلدیاتی مزدوروں کے حقوق کے لئے کام کرنے والی یونینوں کے تجربات آپس میں شیئر کرنا تھا۔ نشست میں کے ڈی اے، کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ، ڈی ایم سی، کے ایم سی اور دیگر بلدیاتی اداروں کی منتخب اور غیر منتخب یونین کے نمائندوں نے نہ صرف شرکت کی بلکہ وند کو یونین کے کام کرنے کا طریقہ کار، درپیش مسائل، اور مسائل سے نمٹنے کے لئے حکمت عملی سے متعلق تفصیلی آگاہ کیا۔

شرکاء نے نورڈک ممالک کے وند کو بتایا کہ کراچی میں تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کے بلدیاتی اداروں میں ٹریڈ یونین ونگ موجود ہیں اسی وجہ سے تمام بلدیاتی اداروں میں مزدور بھی سیاسی وابستگیوں کے اعتبار سے بٹے ہوئے ہیں۔ شرکاء کا مزید یہ بھی کہنا تھا کہ بلدیاتی اور صوبائی حکومت کے اقتدار میں دو علیحدہ سیاسی جماعتوں کی حکمرانی کی وجہ سے دونوں حکومتوں کے درمیان اختیارات کی جنگ جاری رہتی ہے، جس کی سب سے بڑی مثال صوبائی حکومت کی جانب سے سندھ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کا قیام ہے جس کے تحت شہر میں کچرا اٹھانے کا اختیار اس ادارہ کو دے دیا گیا ہے جو کہ صوبائی حکومت کے ماتحت کام کر رہا ہے جبکہ اس سے پہلے یہ اختیار بلدیاتی حکومتوں کے پاس تھا۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ صوبائی حکومت کے اس اقدام سے بلدیاتی حکومت اور صوبائی حکومت کے درمیان تعلقات کشیدہ ہیں اور صوبائی حکومت نے کراچی کا کچرا اٹھانے کے کام کو ٹھیکیداری نظام کے تحت دے دیا ہے جبکہ میونسپل کارپوریشن میں یہ صلاحیت موجود ہے اور یہ کام پہلے کے ایم سی کرتی رہی ہے، صوبائی اور مقامی حکومت میں جاری مالی اور انتظامی امور پر اجارہ داری کی جنگ میں کراچی کے شہری مشکلات کا شکار ہیں۔

آخر میں نورڈک ممالک کی ٹریڈ یونین کے نمائندوں نے اپنے ملکوں میں یونین کے کام کرنے کے طریقہ کار اور ممبران سے فنڈ کے حصول کے بارے میں تفصیلی آگاہ کیا اور انہوں نے کراچی کے میونسپل اداروں میں کام کرنے والی ٹریڈ یونینوں کی کارکردگی کو بھی سراہا۔

اختر کالونی ہیلتھ ہاؤس کا دورہ

دوسرے دن کے آغاز میں نورڈک ممالک کے وند نے ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے عہدیداروں کے ہمراہ کراچی کے گنجان آباد علاقے محمود آباد میں ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کے ہیلتھ ہاؤس کا دورہ کیا۔ بطور لیڈی ہیلتھ ورکر تمام ملازمین پر لازم ہے کہ وہ اپنے گھر میں ایک کمرے کو ہیلتھ ہاؤس کے لئے مختص کریں۔

دورہ کے دوران آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی سینئر نائب صدر ناصرہ پروین اور لیڈی ہیلتھ ورکر خسانہ فرانس نے وند کو ہیلتھ ہاؤس کے قیام کے مقصد، موجودہ طبی آلات اور فیلڈ میں کام کے دوران پیش

آنے والے مسائل کے بارے میں تفصیلی آگاہ کیا۔ ناصرہ پروین نے وند کو آگاہ کیا کہ ہر لیڈی ہیلتھ ورکر کو فیلڈ میں کئی گھروں کا روزانہ کی بنیاد پر وزٹ کرنا ہوتا ہے، اس تمام کام میں نہ تو خاطر خواہ سیکورٹی انتظامات ہوتے ہیں اور نہ ہی ٹریول الاؤنس مہیا کیا جاتا ہے، یونین کی نائب صدر کا مزید یہ بھی کہنا تھا کہ سیکورٹی کے خاطر خواہ انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے کئی لیڈی ہیلتھ ورکرز شدت پسندوں کے حملوں سے شہید و زخمی ہو چکی ہیں۔

ٹریڈ یونین اور این جی اوز کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگ

اس نشست کا انعقاد پائیکر سینٹر، گلشن معمار میں کیا گیا، جہاں 40 کے قریب ٹریڈ یونین اور این جی اوز سے تعلق رکھنے والے عہدیداروں نے شرکت کی۔ ان تمام افراد کا تعلق پی آئی اے، پاکستان اسٹیل ملز، سوئی سدرن گیس ورکرز یونین، ورکر ویلفیئر بورڈ، سوشل سیکورٹی، کے پی ٹی، لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین، دیگر سرکاری وغیر سرکاری اداروں کی یونین سے تھا۔ اس نشست میں ٹریڈ یونین کے نمائندوں نے پاکستان میں موجود ٹریڈ یونین کی کارکردگی، مسائل، کمزوریوں، لیبر قوانین کی خلاف ورزیوں، ملازمین کے لئے صحت و حفاظت کی ناقص صورتحال، کام کی جگہ پر جنسی ہراسگی، خواتین ورکر کی صورتحال اور ٹریڈ یونین میں ان کی محدود شراکت و دیگر مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی اور حکومت کی ٹھیکیداری نظام، نجکاری کی پالیسی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ پائیکر کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کرامت علی نے پاکستان کو ملنے والے جی ایس پی پلس پر گفتگو کی اور صنعتی بنیاد پر یونینوں کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔

علاوہ ازیں نورڈک یونین کے نمائندوں میں، صوفیا، ڈینس اور کجارتن جن کا تعلق



ڈیمارک، سویڈن اور نوروے سے تھانہوں نے اپنے ملکوں میں یونین کے ڈھانچے، کام کرنے کے طریقہ کار اور فنڈ لینے اور اس کو خرچ کرنے سے متعلق لائحہ عمل سے متعلق آگاہ کیا۔ جبکہ سوالات کے جواب میں یونین کے انکیشن اور اجتماعی سودا کاری کے طریقہ کار سے متعلق بھی تفصیلی آگاہ کیا۔

نشست کے اختتام پر ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر میر ذوالفقار علی اور نورڈک میونسپل ورکرز یونین کے کجارتن لنڈ نے تمام شرکاء کا شکر یہ ادا کیا۔

تیسرا دن: تجزیاتی ورکشاپ، لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنظیمی صلاحیتوں کو بڑھانا اور مستحکم کرنا

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلانز یونین کی عہدیداروں اور یونین کے ممبران کے ساتھ میڈیک کا انعقاد کیا گیا، جس کا بنیادی مقصد لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کو مستحکم کرنے سے متعلق بی ایس آئی اور ورکر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے تعاون سے جاری پراجیکٹ کی کارکردگی کو جانچنا اور آئندہ پیش آنے والے مسائل کی نشاندہی اور ان کا تدارک کرنا تھا۔

اس نشست میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے کام کے دوران حائل مسائل، دشواریوں اور یونین کی جدوجہد کے نتیجے میں ملنے والی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ اس ضمن میں یونین کے کام میں ہونے والی کمزوریوں اور ان کو بہتر کرنے سے متعلق لائحہ عمل پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔

اس نشست میں گروپ ایکٹیوینی بھی سرانجام دی گئی جس کے تحت تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تین مختلف گروپوں میں بانٹ دیا گیا تھا اور پھر ان سے پیش آنے والے مسائل اور ان کو بہتر بنانے سے متعلق تجاویز پیش کی گئی۔ اس تمام تجاویز کے پیش کئے جانے کے بعد کے این ایس ونڈ کی جانب سے تمام گروپوں کو تین اہم مسائل پر مشفق ہونے کا کہا گیا جو کہ نہ صرف لیڈی ہیلتھ ورکرز بلکہ یونین کو مستحکم کرنے میں بھی کارآمد ثابت ہوں۔ درج بالا تین کام ترجیحی بنیادوں پر کرنے والے کام ہیں جس پر تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز مشفق ہوئیں۔

- 1- یونین کو مستحکم کرنے کے لئے ممبران و عہدیداران کی تربیت کی جائے، شعلی و صیبا کی سطح پر میڈیک کا انعقاد کیا جائے اور ہر تین ماہ میں یونین کی کارکردگی سے متعلق نیوز لیٹر کی اشاعت کی جائے۔
- 2- حکومت سے متعلق مسائل کے حل کے لئے وقتاً فوقتاً سرکاری اہلکاروں اور سیاسی جماعت کے رہنماؤں کے ساتھ میڈیک کا انعقاد کیا جائے۔
- 3- کیونٹی اور ٹوٹری کے دوران پیش آنے والے مسائل کا جائزہ کرنے کے لئے ریڈیو پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔



نشست کے اختتام پر نوڈک ممالک کے وفد کا کہنا تھا کہ شراب اور غیر محفوظ حالات کار کے ہونے کے وجود لیڈی ہیلتھ ورکرز کا کام ایسا ادارے سے انجام دے رہی ہیں اور وفد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یونین کے کام کو بھی سراہا اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی یونین لیڈی ہیلتھ ورکرز کے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد ہی طرح جاری رکھے گی۔ وفد نے یونین کو اپنے تعاون کا یقین دلایا نیز انہوں نے کوئٹہ میں یو یو کے قطرے چلانے والی دو لیڈی ہیلتھ ورکرز پرفائزنگ اور ان کی شہادت پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا۔

مشاورتی اجلاس

سجاول اور میر پور بھٹو رو میں مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلانز یونین کی مرکزی صدر حلیمہ ذوالقرنین اور جنرل سیکریٹری شمع گلانی سمیت لیڈی ہیلتھ نے شرکت کی، اس موقع پر ڈسٹرکٹ سجاول اور میر پور بھٹو میں خدمات سرانجام دینے والی لیڈی ہیلتھ ورکرز کو درپیش مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

شعلی صدر بتول خواجہ نے شرکاء اور ممبرانوں کا استقبال کیا اور تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا شرکاء سے خطاب کے دوران ان کا کہنا تھا کہ "میں آپ تمام شرکاء کی شکرگزار ہوں جو اپنا قیمتی وقت نکال کر یہاں تشریف لائے۔" ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کی دن رات محنت اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج سندھ میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام میں کام کرنے والے تمام ملازمین اب مستقل سرکاری ملازم ہیں اور کئی اضلاع میں تنخواہیں بھی ٹریڈری کے ذریعے ملنی شروع ہو گئی ہیں جو کہ یونین کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایسپلانز یونین ملازمین کے حقوق دلوانے میں اپنی حمایت جاری رکھے گی۔

اس موقع پر یونین کی مرکزی صدر اور مرکزی جنرل سیکریٹری کا کہنا تھا کہ یونین نے ہمیشہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے حقوق کے لئے جدوجہد کی ہے اور یہ جدوجہد مرتے دم تک جاری رہے گی۔



انہوں نے مذید کہا کہ ہماری کامیابی ہماری اتحاد کی بدولت ہے، شعلی یونٹ کی ضمن داری ہے کہ وہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے مسائل کو حل کریں جہاں ہماری ضرورت ہے ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ ہونگے اور ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کہ حکومت سندھ پیرامیڈیکل اسٹاف بشمول لیڈی ہیلتھ ورکرز بنیادی تنخواہوں میں 20 فیصد ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کے اضافے کا اعلان کر چکی ہے جس کا اطلاق یکم جولائی 2018 سے ہو چکا ہے۔

بعد ازاں ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر میر ذوالفقار علی نے شرکاء سے خطاب کے دوران کہا کہ برومخت کشوں کے مسائل حل کروانے میں یونین کے شانہ بشا نہ کھڑی ہے اور یونین کو جہاں تعاون کی ضرورت ہوگی وہاں ان سے تعاون کیا جائے گا۔ ان کا مذید کہنا تھا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز شعلی سطح کے مسائل کی نشاندہی کریں تاکہ انہیں نیوز لیٹر میں شامل کیا جاسکے۔

اضلاع کی خبریں

ایکشن ڈیوٹی کے باعث سندھ کے مختلف اضلاع میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ہلاکت

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی صدر حلیمہ ذوالقرنین کا کہنا ہے کہ حالیہ ایکشن میں ڈیوٹی کے دوران دو لیڈی ہیلتھ ورکرز جاں بحق ہو چکی ہیں جن کا تعلق صوبہ سندھ کے ڈسٹرکٹ ٹنڈوالہیار اور نصیر آباد سے تھا۔ تفصیلات کے مطابق ڈیرالگ پوائنٹ اسٹیشن نمبر 165 پر مقرر ڈسٹرکٹ نصیر آباد کے گاؤں قائم شیخ کی رہائشی لیڈی ہیلتھ ورکر ذاہدہ شیخ کو ایکشن میں ڈیوٹی کے دوران بیہوش ہونے پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ راستہ میں دم توڑ گئیں۔ ذاہدہ شیخ کے گھر والوں کا کہنا تھا کہ چار دن پہلے ذاہدہ کی ڈیوٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ ڈیوٹی دینے کی پوزیشن میں نہیں تھی، ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ اس ضمن میں ریٹرننگ آفیسر سے بھی درخواست کی گئی اور ان کو تمام تر صورتحال سے آگاہ کیا گیا جس کے جواب میں ریٹرننگ افسر کا کہنا تھا کہ ایکشن میں ڈیوٹی سرانجام نہیں دے سکتی تو نوکری چھوڑ دے، اس لئے مجبوراً ذاہدہ کو ایکشن میں ڈیوٹی سرانجام دینے جانا پڑا جہاں وہ دل کا دورہ پڑنے کے سبب جاں بحق ہو گئی۔

دوسری جانب ڈسٹرکٹ ٹنڈوالہیار کے علاقے شاہ پور رضوی کی رہائشی لیڈی ہیلتھ ورکر نادیہ بیمن بنت عبدالرزاق بیمن جس کا اپنے گھر کی واحد کفیل اور شوگر کی مرض میں مبتلا تھیں ایکشن ڈیوٹی کے دوران اچانک بیہوش ہو گئیں جہاں انہیں قریبی اسپتال لے جایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں اور ان کی موت واقع ہو گئی۔

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی جانب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ہلاکت کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس معاملہ کی شفاف تحقیقات کر کے ذمہ داران کو سخت سزا دی جائے اور آئندہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی جانب سے لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔

ایکشن ڈیوٹی کا معاوضہ نہ ملنے پر لیڈی ہیلتھ ورکرز کا احتجاجی دھرنا

ایکشن ڈیوٹی کا معاوضہ ادا نہ کئے جانے کے خلاف لیڈی ہیلتھ ورکرز نے حیدرآباد میں دھرنا دیا، تین گھنٹے ڈویژنل سیکریٹریٹ کے سامنے ٹریفک بھی معطل کئے رکھی۔ اس موقع پر میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین حیدرآباد کی عہدیدار راحیلہ شیخ و دیگر کا کہنا تھا کہ عام انتخابات میں ڈیوٹیوں کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو دھمکیاں دی گئیں شدید دباؤ ڈالا گیا اور ذمہ داری سندھ بھر میں پولیس کی مدد کے لئے رضا کار کے طور پر پوائنٹ اسٹیشنوں میں تعینات کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایکشن میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے دیگر عملے کو معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے لیکن لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تا حال معاوضہ کی ادائیگی نہیں کی گئی۔ یونین کی عہدیدار کا کہنا تھا کہ انتظامیہ کی جانب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو فی کس تین ہزار روپے معاوضہ دینے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی جبکہ دوسری جانب لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ایک ماہ کی تنخواہ بھی تا حال فراہم نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے گھروں میں نوبت فاقہ کشی تک پہنچ چکی ہے، ان کا نڈید کہنا تھا کہ مستقل ہونے سے لے کر آج تک اضافی تنخواہ اور نہ ہی پولیویم کا بونس فراہم کیا گیا۔

انہوں نے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر ایکشن کا معاوضہ اور تنخواہ کی مد میں بقایا جات کی ادائیگی کو یقینی بنائے بصورت دیگر پولیویم کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ بعد ازاں انسداد پولیویم کے فوکل پرسن ڈاکٹر مسعود جعفری اور ڈسٹرکٹ کو آرڈینیٹر لیڈی ہیلتھ ورکرز فہد سمون نے مظاہرین سے مذاکرات لئے اور راحیلہ شیخ اور یونین کی دیگر عہدیداران کی ڈپٹی کمشنر اہلم سومرو سے ملاقات بھی کروائی۔ ملاقات کے بعد ڈپٹی کمشنر نے وفد کو مسائل کے جلد حل کی یقین دہانی کروائی، مذاکرات کے بعد یونین کی جانب سے دھرنے کے اختتام کا اعلان کیا اور تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز پر امن طور پر منتشر ہو گئیں۔

لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کا دھرنا

لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین نے پنجاب اسمبلی لاہور کے باہر پانچ ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور 2012ء سے انکم ٹیکس نہ ملنے کی وجہ سے احتجاجی دھرنا دیا اور پنجاب بھر میں فزیری کام کا بائیکاٹ کیا، یہ دھرنا پانچ دن تک لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین پنجاب کی صدر خسانہ انور کی زیر قیادت جاری رہا جہاں لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کے عہدیداران کے علاوہ سیاسی و سماجی قائدین نے بھی اس دھرنے میں شرکت کر کے دھرنے میں بیٹھی لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کے ساتھ بھگتی کا اظہار کیا اور پنجاب حکومت سے مسائل کے فی الفور اور پرامن طریقے سے حل کرنے پر زور دیا پنجاب کے مختلف اضلاع سے آئی لیڈی ہیلتھ ورکرز نے دن رات اسی جگہ

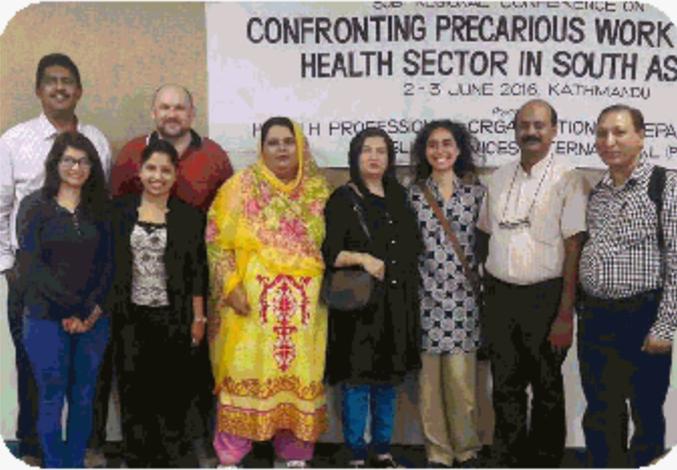
پر گزارے، اس وجہ سے کئی خواتین کی حالت غیر بھی ہو گئی تھی، اس تمام صورتحال کو ملک بھر کے پرنٹ و الیکٹرونک میڈیا نے نشر کیا اور حکومت پنجاب کی جانب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کی نمائندوں کے ساتھ مذاکرات کے سلسلہ کا آغاز احتجاج کے پہلے دن سے شروع ہوا لیکن حکومت کی جانب سے مطالبات نہ ماننے کے سبب لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنے موقف پر ڈٹی رہیں اور بالآخر احتجاج کے پانچویں روز حکومتی نمائندوں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کے درمیان مذاکرات اس وقت کامیاب ہوئے جب حکومت نے ان کے تمام مسائل کے حل کی عملی طور پر یقین دہانی کروائی اور لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کے مطالبات ماننے پر آمدگی کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا جس کے تحت 50 فیصد لیڈی ہیلتھ سپروائزر، لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو گریڈ 7 سے بڑھا کر گریڈ 10، جبکہ 35% کو گریڈ 15، 40% لیڈی ہیلتھ ورکرز کو گریڈ 7 اور 5% کو گریڈ 9 پر ترقی دینے کی منظوری دی گئی اور تنخواہوں کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے پنجاب حکومت نے 1.2 بلین کی پہلی قسط حکمہ صحت پنجاب کو جاری کی جو کہ حکومت پنجاب کے مطابق 15 دنوں کے اندر تمام ملازمین تک پہنچ جائے گی۔ اس تمام صورتحال کے بعد لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین نے احتجاج ختم کرنے کا باضابطہ اعلان کیا۔

لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کی جانب سے فیصلہ کن احتجاج کا الٹی میٹم

میں کوئی ادائیگی نہیں کی گئی۔ جب ڈسٹرکٹ ایسٹ کی ہیلتھ سپروائزر نے اپنے اس قانونی حق کا مطالبہ کیا تو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نے نہ صرف ان سے بدکلامی کی بلکہ نوکری سے نکالنے کی بھی دھمکی دی۔ گڈاپ، شاہ فیصل اور اورنگی ڈسٹرکٹس میں پیٹرول اور مینٹیننس کی مد میں 65000 روپے پر دستخط کروا کر 15000 روپے کی ادائیگی کرنے کا کہا گیا تو لیڈی ہیلتھ سپروائزر نے یہ رقم لینے سے انکار کیا اور احتجاج کرنے کے بعد انہیں دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے سیکریٹری ہیلتھ سے مطالبہ کیا کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی جانب سے اس طرز عمل کو فوری بند کروایا جائے ورنہ کراچی کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز اور سپروائزر احتجاج کرنے پر مجبور ہوگی۔

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایڈاپٹرز یونین کی صدر حلیمہ ذوالقرنین اور جنرل سیکریٹری شمع گلانی نے ایک بیان میں ضلع شرقی کراچی کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے خاصمانہ رویہ کی مذمت کرتے ہوئے سیکریٹری ہیلتھ فضل اللہ پنجپہ سے مذکورہ ڈی ایچ او کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا، ان کا مدید کہنا تھا کہ لیڈی ہیلتھ سپروائزر سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی ریٹھ کی ہڈی ہیں اور انہیں گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلانے کے ساتھ ساتھ ماں اور بچے کی صحت کے کام کی نگرانی بھی کرنے پڑتی ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ انہیں گاڑیوں کی مینٹیننس اور فیول کے اخراجات ادا کرے۔ مگر اس کے برعکس حکومت کی جانب سے گزشتہ ایک سال میں فیول اور مینٹیننس کی مد





کراچی آفس

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین

مکان نمبر: A-19، گراؤنڈ فلور، بلاک C/13، گلشن اقبال، کراچی

ای میل: weropk14@gmail.com

وائس ایپ: 0313-9230101

فون نمبر: 021-34990948

اطلاع

تمام قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس نیوز لیٹر میں اپنے اضلاع سے متعلق خبروں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام سے متعلق رپورٹ کی اشاعت کے لئے اپنی تحریر بذریعہ ڈاک، ای میل یا وائس ایپ پر ارسال کریں اس کے علاوہ اس نیوز لیٹر کے بارے میں اپنی آراء سے متعلق بھی آگاہ کریں۔ براہ کرم اپنی تحریر مکمل تحقیق کے بعد ارسال کریں اور رابطہ کے لئے اپنا فون نمبر لازمی درج کریں تاکہ یہ معلومات کے حصول کے لئے آپ سے رابطہ کیا جاسکے۔

